Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

# روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ ۔ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ۔ ۱۵ احسان ۱۳۵۵ ہش ۔ ۱۵ جون ۱۹۷۶ء ۔ نمبر ۱۳۵

# "جلسہ سالانہ کی دعائیں"

## روحانی کیف و سرور سے پُر کرنے والی وجد آفریں کتاب

یہ امر ازحد باعث مسرت ہے کہ روحوں پر وجد کی کیفیت طاری کر دینے والی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اُن دس افتتاحی تقاریر کو جو حضور نے ۱۹۶۵ء تا ۱۹۷۵ء کے جلسہ ہائے سالانہ میں ارشاد فرمائیں حال ہی میں نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے نہایت قیمتی کاغذ پر عمدہ کتابت اور دیدہ زیب آفسٹ طباعت کے ساتھ کتابی شکل میں شائع کیا ہے روحانی کیف و سرور سے پُر کرنے والی اس وجد آفریں کتاب کا نام "جلسہ سالانہ کی دعائیں" ہے۔

حضور ایدہ اللہ کی یہ روح پرور تقاریر اُن نہایت ہی جامع، بیش بہا اور انمول دعاؤں کا خزینہ ہیں جن سے حضور نے گزشتہ دس سال کے دوران جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے سالانہ کے مبارک مواقع پر اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی بشارتوں اور وعدوں کے مطابق پاکستان اور اطراف و جوانب عالم سے آئے ہوئے ہزاروں ہزار احباب کو نوازا اور جو بفضل اللہ تعالیٰ ان کے حق میں پوری ہو کر انہیں اللہ تعالیٰ کے غیر معمولی فضلوں اور رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرنے کا موجب بنیں اور دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کے تدریجی ظہور کو نمایاں سے نمایاں اور اُجاگر سے اُجاگر تر کرنے کا وسیلہ ثابت ہوئیں۔ دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی ان انقلاب انگیز دعاؤں کا ایک ایک لفظ اس درجہ اثر و جذب میں ڈوبا ہوا ہے کہ جس طرح جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر ان دعاؤں کے دوران روحیں گداز ہو کر آستانہ الوہیت پر پانی کی مانند بہہ پڑی تھیں اسی طرح آج بھی ان کے مطالعہ سے طبیعت میں اس درجہ سوز و گداز پیدا ہوتا ہے کہ دل اُن کی قبولیت کے یقین سے پُر ہو کر روحانی کیف و سرور سے بھر جاتا ہے۔

ہر چند کہ یہ تقاریر از اول تا آخر اللہ تعالیٰ کے حضور پُر درد و پُر سوز دعاؤں پر مشتمل ہیں تاہم یہ غلبۂ اسلام سے متعلق جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت کو ذہن نشین کرانے، اس ضمن میں افراد جماعت کو اُن پر عائد ہونے والی عظیم ذمہ داریوں کا احساس دلانے نیز جلسہ سالانہ کے نیک اغراض و مقاصد اور اس میں سال بہ سال شمولیت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی غیر معمولی رحمتوں اور برکتوں کا عرفان عطا کرنے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہیں۔ مزید برآں یہ جماعت کے درخشندہ مستقبل اور درمیان میں پیش آنے والے ابتلاؤں اور ان کے نتیجہ میں ملنے والی غیر معمولی کامیابیوں سے متعلق خدائی مقدرات کے واضح اشارات سے بھرپور و معمور ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ دعائیں اُس بے پایاں محبت کی بھی آئینہ دار ہیں جو احباب جماعت کے لئے حضور کے قلب صافی میں سمندر کی طرح موجزن ہے اور جو حضور کو ان کی دینی و دنیوی فلاح کے لئے ہر لحظہ پُر درد و پُرسوز دعاؤں میں محو رکھتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان تقاریر کے دوران میں کی گئی ہمہ گیر و پُر تاثیر دعاؤں کو پڑھ کر اور انہیں اپنی زبان سے دہرا کر دل نور یقین سے پُر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ جتنی بار بھی انہیں پڑھا جائے قلوب و اذہان کو ایک نئی جلا، ایمانوں کو ایک نئی تازگی اور روحوں کو ایک نئی بالیدگی نصیب ہوتی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ ملائکہ نازل ہو ہو کر قبولیت کی بشارتوں سے نواز رہے ہیں۔

نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے ان دعاؤں کی خاطر خواہ طباعت و اشاعت کا اہتمام کر کے اس بیش بہا خزانے اور خوانِ یغما کو روئے زمین پر بسنے والے احمدیوں کے لئے عام کر دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان دعاؤں کا دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کر کے ان کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کی جائے تا کہ ہر قوم اور ہر ملک کے احمدی احباب ان سے مستفیض ہو سکیں اور اس طرح غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے میں حصہ دار بن سکیں کیونکہ غلبۂ اسلام کا ظہور درحقیقت انہی دعاؤں کے ذریعہ نصرت الٰہی کے حصول پر ہی موقوف ہے۔ بالخصوص وہ دعائیں جو ربانی القاء کے ماتحت جلسہ ہائے سالانہ کے بابرکت مواقع پر آسمانی روح اپنے اندر رکھنے والے خلیفۂ برحق کی زبان پر جاری ہوئیں بدرجہ اولیٰ عنداللہ مقبول دعائیں ہیں۔ ان جامع اور مقبول دعاؤں کے ذریعہ ہم غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

کتاب ۲۶×۲۰ کے سائز پر ۱۱۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ بہت اعلیٰ کاغذ، عمدہ کتابت اور دیدہ زیب طباعت کے باوجود قیمت فی نسخہ صرف ساڑھے چار روپے مقرر کی گئی ہے تا کہ احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں خرید کر نہ صرف خود استفادہ کریں بلکہ اپنے دوستوں اور احباب کو بھی بطور تحفہ دے سکیں۔ کتاب نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

ربوہ ۱۵ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

گھبراہٹ اور بے چینی کی تکلیف ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور آپ کے نہایت درجہ قیمتی اور مبارک وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم بابو (حاجی) برکت اللہ صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر دارالرحمت شرقی ربوہ عرصہ سے بعارضہ یرقان بیمار ہیں اب پہلے سے قدرے افاقہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

## مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تینتیسواں ۳۳ سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ۳۳ واں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۲-۲۳-۲۴/اخاء ۱۳۵۵ ہش (مطابق ۲۲-۲۳-۲۴/اکتوبر ۱۹۷۶ء) بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہو گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

معتمد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خطبہ جمعہ

## اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ کاملہ سے سلسلۂ نظامِ قدرت میں قضاء و قدر کو اسباب سے وابستہ کر دیا ہے

## اسلامی تعلیم کے مطابق قضاء و قدر کا مسئلہ جبر کا نہیں بلکہ انسان کو صاحبِ اختیار بنانے کا مسئلہ ہے

## ہاں انسان کے اختیارات ایک اندازہ کے مطابق ہیں اور وہ اپنے اختیارات میں اپنے اندازہ سے باہر نہیں جا سکتا

## نظامِ قضاء و قدر کی رُو سے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیار کی قدر کو پہچانو اور اس کی نعمتوں کے حصول کیلئے ہمیشہ کوشاں رہو

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵؍امان ۱۳۵۵ ہش مطابق ۵؍مارچ ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

(مرتبہ مکرم محمد انور صاحب قریشی رکن شعبہ زود نویسی ربوہ)

تشہد و تعوّذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:

کیا قضاء و قدر کے مسئلے کے نتیجہ میں انسان کی زندگی میں جبر پایا جاتا ہے اور وہ صاحبِ اختیار نہیں رہتا؟ عام طور پر عیسائی یہ اعتراض کرتے آئے ہیں کہ چونکہ اسلام نے تقدیر پر اور قضاء و قدر پر ایمان لانے کی تعلیم دی ہے اس لئے اسلام جبر کا قائل ہے اور انسان کو صاحبِ اختیار نہیں سمجھتا اور اگر انسان صاحبِ اختیار نہیں ہے تو پھر

### جزاء سزا اور دوسرے مسائل

خود بخود ساقط ہو جاتے ہیں۔ جنّت کس کو ملے گی اور کس کو نہیں ملے گی۔ یہ سوال ہی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ اگر ہر فعل انسان نے بامر مجبوری کرنا ہے اور اپنے عمل میں وہ صاحبِ اختیار نہیں ہے تو پھر اس کو اجر کیسا اور ثواب کیسا لیکن غیر مذاہب اور خصوصاً عیسائیت ہی نہیں بلکہ اسلام کی طرف منسوب ہونے والوں میں سے بھی بعض اس مسئلے کو صحیح طور پر نہیں سمجھتے آئے اور اُمّتِ مسلمہ کے اندر اس قسم کے گروہ پیدا ہوتے رہے ہیں جو اس بارہ میں شکوک و شبہات میں مبتلا رہتے رہے چنانچہ اس وقت مَیں قضاء و قدر اور جبر کے مسئلے پر کچھ کہوں گا۔ انشاء اللہ

مَیں نے پچھلے خطبہ میں بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے سلسلۂ نظامِ قدرت میں قضاء و قدر کو اسباب سے وابستہ کر دیا اور باندھ دیا ہے۔ سلسلۂ نظامِ قدرت سے مراد وہ قوانینِ قدرت ہیں جو ہمیں اس کائنات میں جلوہ گر نظر آتے ہیں اور مَیں نے بتایا تھا کہ قوانینِ قدرت نہایت ہی حکیمانہ آثارِ صفات کا نام ہے۔ گویا سُنّت اللہ یا عادت اللہ ہی کو قوانینِ قدرت کہا جاتا ہے اور نظامِ قدرت کا جو سلسلہ ہے اس میں ہمیں اسباب کام کرتے نظر آتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے اپنی صفات کے آثار کو اس طرح پر ظاہر کیا ہے کہ اس نے کچھ اسباب مقرر کئے ہیں جن سے نتیجہ نکلتا ہے اور اس کائنات میں بنیادی طور پر

### تدریج کا اصول

قائم کیا گیا ہے۔ مثلاً آم کی گٹھلی ہے وہ زمین میں لگائی جاتی ہے، اگر اس کو اسباب میسّر آجائیں تو وہ زندہ رہتی ہے۔ اور اگر اسباب میسّر نہ آئیں تو اس گٹھلی سے جو آم کا درخت پھوٹتا ہے وہ اپنی ابتدائی عمر میں ہی مر جاتا ہے۔ پھر اگر اسباب میسر آتے رہیں تو وہ درخت بڑھتا رہتا ہے، پھر اسباب میسّر آتے رہیں تو ایک خاص عمر کو پہنچ کر جو تقدیر میں مقدّر ہے اس کے شگوفے نکلتے ہیں، پھول آتے ہیں اور وہ پھل دینے لگ جاتا ہے پھر وہ ایک خاص عمر تک پھل دیتا رہتا ہے۔ پھر ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں کہ اُس آم کی عمر ڈھلنے لگتی ہے اور پھل کم ہونے لگتا ہے اور ٹہنیوں میں خشکی کے آثار آنے لگتے ہیں اور زندگی کی طراوت کم ہونی شروع ہوتی ہے اور پتّوں کا حُسن ماند پڑنے لگ جاتا ہے، اور پھر ایک عمر گزار کے وہ درخت مر جاتا ہے۔ پس اس کائنات میں تدریج کا اصول اور اسباب مقرر ہیں۔ اور اس کو ہم قانونِ قدرت کہتے ہیں۔ اور قضاء و قدر کو ان اسباب کے ساتھ باندھ دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے:

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا (الفرقان آیت ۳)

کہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اور اس کے لئے ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اندازوں سے تو کوئی چیز باہر نہیں جا سکتی لیکن خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ اندازوں کے اندر رہتے ہوئے اور ان کے مطابق ہی زندگی [illegible] ہوتی ہے۔ اسکے خفیہ خواص ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ ایک بالکل چھوٹے سے بیج یا گٹھلی سے زندگی شروع ہوتی ہے اور پھر وہ نشو و نما پاتی ہے۔ اُسی گٹھلی کے اندر یہ انتظام ہے کہ ہزاروں بلکہ شاید لاکھوں پتے اپنے اپنے وقت کے اُوپر نکلتے ہیں مثلاً آم کے درخت کے سارے پتے ایک موسم میں یا ایک سال میں تو نہیں نکل آتے بلکہ کچھ جھڑتے ہیں اور کچھ نکلتے ہیں۔ اس کے کچھ اسباب ہیں اور اس کی کوئی علل ہیں اور یہ ان کے معلول بن جاتے ہیں اور اسی طرح ایک سلسلہ چلتا ہے۔ مَیں نے پچھلے خطبے میں دعا کے سلسلے میں ایک اَور رنگ میں اس کے متعلق بتایا تھا۔ آج مَیں جبر کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا میں یہ بتایا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ اِس اندازہ کی وجہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انسان صاحب اختیار نہیں رہا بلکہ اُس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے اختیارات ایک اندازہ کے مطابق ہیں اور وہ اپنے اختیارات میں اُس اندازہ سے باہر نہیں جا سکتا۔ اور اس کو یہ اختیارات دینا بھی کہ اس دائرہ کے اندر انسان آزاد ہے یہ بھی

## خدا تعالیٰ کی تقدیر

ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے انسانی فطرت کا اور انسانی خُو کا اندازہ کیا۔ تو اس کا نام اُس نے تقدیر رکھا جس کا اس آیت میں ہمیں علم دیا گیا ہے اور اندازہ یہ ہے کہ فلاں حد تک انسان اپنے اختیارات برت سکتا ہے اس سے زیادہ نہیں۔ بڑی موٹی چیز ہے۔ بچے بھی اسکو سمجھ جائیں گے کہ ہمیں یہ اختیار نہیں ہے کہ ہم ہوا کے بغیر زندہ رہ سکیں۔ ہم سانس روک لیں اور سانس لیں ہی نہ اور پھر بھی زندہ رہ سکیں۔ یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ اسی طرح ہمیں خدا تعالیٰ نے یہ اختیار نہیں دیا کہ ہم پانی نہ پیئیں اور اپنی حیات کو قائم رکھ سکیں کیونکہ پانی کو ایک سبب اور علّت بنایا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور اس کے جو آثار الصفات ظاہر ہوتے ہیں ان کے اندر پانی کو حیات کے قائم رکھنے کا ایک سبب بنایا گیا ہے۔ قرآن شریف نے اس پر دوسری آیات میں روشنی ڈالی ہے۔ پھر غذا ہے۔ ہمارے علم میں مارلیشس کی بعض بڑی تیز مرچیں بھی آتی رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تمہیں یہ اختیار نہیں دیا کہ تمہارے معدے میں سوزش ہو اور پیچش کی وجہ سے انتڑیوں میں خراش آئی ہوئی ہو اور تم مارلیشس کی ایک چھٹانک تیز مرچیں کھالو اور تمہیں تکلیف نہ ہو۔ تمہیں یہ اختیار نہیں ہے۔

پس ہماری زندگی کے جو عام اصول ہیں ان میں یا ہمارے کھانے پینے کی جو چیزیں ہیں ان میں ہمیں یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ ہم غلط چیز استعمال کریں اور ہمیں صحیح نتیجہ مل جائے۔ البتہ ہمیں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ اگر ہم اپنی صحت کو قائم رکھنا چاہیں تو خدا تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق اور اس کی ہدایت کے مطابق متوازن غذا کھائیں۔ کیونکہ غذا کا صرف ایک جزو نہیں ہے کہ صرف نشاستہ ہے یا صرف پروٹینز (یعنی لحمیات) ہیں بلکہ بہت ساری چیزیں ہیں۔ مثلاً گوشت کی قسم کی جو پروٹینز ہیں انکی پھر آگے کئی قسمیں ہیں۔ پروٹین ہمیں گوشت سے ملتی ہے، پروٹین ہمیں دودھ سے ملتی ہے، پروٹین ہمیں پنیر سے ملتی ہے، پروٹین ہمیں اخروٹ سے اور دوسرے nuts یعنی گریوں وغیرہ سے ملتی ہے مثلاً بادام پستہ اور درجنوں اس قسم کی چیزیں ہیں۔ ڈاکٹر اب اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق پروٹین میں بھی ایک توازن قائم رکھنا چاہیئے۔ خدا کو تو وہ نہیں جانتے۔ یہ فقرہ مَیں کہہ رہا ہوں۔ بہرحال ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ انسان نے اگر صحت مند رہنا ہے تو اسکو اپنی روزانہ کی پروٹین کی مقدار میں بھی آگے یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ اتنے فی صد میں گوشت سے حاصل کروں گا۔ (گوشت کی آگے پھر کئی قسمیں بن جاتی ہیں مچھلی وغیرہ لیکن اسکو مَیں چھوڑتا ہوں) اور اتنے فی صد مَیں پنیر سے حاصل کرونگا۔ اور اتنی دُودھ سے لُوں گا اور اتنی بادام وغیرہ سے لوں گا اور اتنی میں legumes یعنی دالوں سے لوں گا۔ دالوں میں سے کسی میں کم پروٹین ہوتی ہے اور کسی میں زیادہ۔ بہرحال خدا تعالیٰ کی شان ہے اُس نے بے تحاشا چیزیں بنا دیں اور ہمیں کہا کہ

وَضَعَ الْمِيزَانَ - أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ (الرحمن آیات ۸-۹)

کہ اس نے میزان پیدا کیا ہے اور تمہیں حکم یہ ہے کہ اس اصولِ میزان کو، اس بیلنس (balance) کو توڑنا نہیں۔ اب انگریزوں نے بالکل اسی لفظ کا ترجمہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں Balanced Diet یعنی متوازن غذا۔ قرآنِ کریم نے چودہ سال پہلے کہا تھا کہ خدا نے ہر چیز میں میزان بنایا ہے

## لَا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ

تمہیں حکم یہ ہے کہ اس اصول کو نہ توڑنا، اس بیلنس (Balance) کو upset نہ کر دینا ورنہ تمہاری صحتیں خراب ہو جائیں گی۔ پس ہمیں یہ تو اختیار ہے کہ ہم متوازن غذا کھائیں، وزن کو برقرار رکھیں اور ہمیں ٹھیک صحت مل جائے یا ہم اس اصول کو توڑیں اور بیمار ہو جائیں۔ ’اِذَا مَرِضْتُ‘ میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان خود بیمار ہوتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی شفا کے لئے جُھکتا ہے لیکن ہمیں یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ ہم گوشت کھائیں اور ہماری خواہش یہ ہو کہ ہمیں نشاستہ مل جائے۔ اور ہمیں یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ ہم کھائیں پنیر اور یہ سمجھیں کہ ہمارے جسم میٹھے کا فائدہ حاصل کر لیں۔ یہ بات ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ نے اپنا قانون چلایا ہے۔

پس ایک دائرہ کے اندر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اختیار دیا ہے۔ جب انسان کی فطرت کو پیدا کیا گیا تو اُس فطرت کے اندر یہ اندازہ تھا اور یہ قضاء و قدر تھی کہ اِس دائرہ کے اندر انسان کو آزاد رکھا جائے گا۔ تو تقدیر میں جبر نہیں ہے یعنی خدا تعالیٰ کا خلق کا یہ جلوہ کہ اس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی خُو اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فطرت کا ایک اندازہ کیا یہ اس کی تقدیر ہے اور یہ اس کا اندازہ ہے، یہ تقدیر جبر نہیں ثابت کرتی بلکہ

## اسلامی تعلیم کی روشنی میں

یہ تقدیر انسان کے اختیار کو ثابت کرتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ میں نے ہر چیز کا اپنا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ انسانی فطرت کی آزادی اور اس کے جو اختیارات ہیں یہ تقدیر نے اسکو دئے ہیں، اپنی طرف سے وہ انہیں حاصل نہیں کر سکتا تھا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالیٰ کائنات میں ایک حکم جاری کرے اور انسان کہے کہ نہیں میں ایک دوسرا حکم جاری کروں گا۔ انسان خدا تعالیٰ سے لڑنے کی قدرت نہیں رکھتا لیکن بعض دفعہ انسان اپنی حماقت یا جہالت کے نتیجہ میں یا اسکے اندر شیطانی خو جوش مارتی ہے، اسکے نتیجہ میں خدا تعالیٰ سے لڑ پڑتا ہے۔ لیکن اس کا اثر وہ نہیں نکلتا جو وہ چاہتا ہے کہ نکلے۔ پس انسان کو آزاد رکھنا اور اسکو اختیار دینا خدا تعالیٰ کی تقدیر کا حصہ ہے۔ اور اس نظامِ قدرت میں جو قوانینِ قدرت چل رہے ہیں ان میں قضاء و قدر کو اللہ تعالیٰ کی حکمتِ کاملہ نے اسباب کے ساتھ وابستہ کر دیا اور باندھ دیا ہے۔

خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا کی یہ تفسیر جو میں بتا رہا ہوں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تفسیر قرآنی کے متعلق ہمیں بہت سے اصول بتائے ہیں۔ ان کی تفصیل میں تو میں نہیں جاؤنگا وہ علیحدہ مضمون ہے۔ ایک بات آپ نے یہ بتائی ہے کہ

## قرآن کریم خود اپنا مفسّر ہے

یعنی اپنی تفسیر خود قرآن کریم کر رہا ہے۔ چنانچہ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا کے یہ معنی کہ خدا تعالیٰ نے اپنی تقدیر سے اور اپنی قضاء و قدر سے انسان کو صاحبِ اختیار بنا دیا ہے یہ معنی دوسری آیات سے وضاحت کے ساتھ ثابت ہونے چاہئیں۔ اگر قرآن کریم میں کسی اور جگہ بڑی وضاحت کے ساتھ اسکی ضد ہو تو پھر یہ تفسیر غلط ہو جائے گی۔ پس قرآن کریم اپنی صحیح تفسیر کے لئے کسی غیر کا محتاج نہیں ہے بلکہ یہ اپنی آیات کی خود تفسیر کرتا ہے۔ یہ ایک عظیم کتاب ہے۔

دیکھو! قرآن کریم نے ایک جگہ فرمایا۔ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ۔ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ۔ (النجم آیت ۴۰، ۴۱) کہ اجر حاصل کرنے کیلئے عمل کرنے کی ضرورت ہے انسان کو وہی ملتا ہے جسکے لئے وہ کوشش کرتا ہے۔ اور ایک جگہ فرمایا ہے: فَلَمَّا زَاغُوا أَزَاغَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ (الصف آیت ۶) بعض لوگ اس پر اعتراض کر دیتے ہیں حالانکہ خدا تعالیٰ نے اُنکے لئے گمراہی کا انتظام پیدا نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ جب انہوں نے حق سے رُوگردانی کی تو اللہ تعالیٰ نے انکی فطرت میں جو حق کی مناسبت رکھی تھی اس مناسبت کو دُور کر دیا اور وہ انکے اندر نہیں رہی اور یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو آدمی بدی کرتا ہے اور بدی پر اصرار کرتا ہے وہ بدی کی نفرت کو کھو دیتا ہے اور اسکے اندر اسکو خوشی اور لذت محسوس ہوتی ہے اور یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اسکی ظاہری اور موٹی مثال یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے قانونِ قدرت میں سورج کو روشنی دینے کے لئے بنایا ہے لیکن انسان کیلئے اُس نے یہ قانون بنایا ہے کہ اگر وہ کھڑکیوں اور دروازوں والے کمرے بنائے تو اگر وہ دن کے وقت کھڑکیاں دروازے کُھلے رکھے یا ان پر شیشے لگے ہوئے ہوں تو کمرے کے اندر روشنی آئے گی۔ ہم ایسے دروازے لیتے ہیں جن میں شیشے وغیرہ نہیں لگے ہوئے تو اگر دروازے کُھلے ہونگے تو کمرے میں روشنی آئے گی۔ یہ قانونِ قدرت ہے۔ اور اگر کوئی شخص اپنے کمرے کے دروازے بند کر دے اور شیشہ وہاں کوئی نہیں لگا ہوا تو وہاں پر اندھیرا ہو جائے گا۔ یہ قانونِ قدرت ہے۔ ہر فعل جو انسان سے صادر ہوتا ہے وہ اسکی مرضی سے ہوتا ہے۔ اب وہ صاحبِ اختیار ہے کہ چاہے تو اپنے کمرے کا دروازہ بند کرے اور چاہے تو اپنے کمرے کا دروازہ بند نہ کرے اسکو یہ اختیار حاصل ہے لیکن جب وہ دروازہ بند کرتا ہے تو اسکے اس فعل پر کہ اُس نے سب دروازے اور کھڑکیاں بند کر دیں اور وہاں کوئی شیشہ بھی نہیں لگا ہوا اللہ تعالیٰ ایک اثر پیدا کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہاں پر اندھیرا کر دیتا ہے۔ یہ انسان کا فعل ہے کہ اس نے دروازے کھڑکیاں بند کر دیں اور اسکے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ اثر پیدا کیا کہ وہاں پر اندھیرا کر دیا۔ اسی طرح اندھیرے کمرے میں کھڑکیاں دروازے کھولنے کا عمل انسان کا ہے اور اس کے بعد جو روشنی ہوتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے قانونِ قدرت کے مطابق ہوتی ہے۔ پس

## انسان اپنے دائرہ میں صاحبِ اختیار ہے

اور انسان کا یہ اختیار اور انسان کی یہ آزادی قضاء و قدر ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا اور یہ اندازہ قائم کیا اور مقرر کیا ہے کہ اس حد تک نوعِ انسانی اپنے دائرہ میں آزاد رہیگی اور نوعِ انسانی کا ہر فرد اپنے اپنے دائرۂ استعداد میں آزاد رہے گا۔

ہر انسان کا دائرۂ استعداد مختلف ہے۔ مثلاً ہر انسان علم کے حصول میں ایک جیسی ترقی نہیں کر سکتا۔ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ کا اصول تو یہ ہے کہ اجر کے حصول کے لئے تمہارا عمل ضروری ہے۔ اگر تم عمل نہیں کروگے تو تمہیں اجر نہیں ملے گا۔ اس میں جبر کہاں سے ہوا۔ بالکل پوری طرح آزادی کا اعلان کر دیا ہے لیکن ہر شخص دوسرے شخص جیسا اور اُس جیسی عقل والا عمل نہیں کر سکتا۔ ہر ایک کا اپنا ایک دائرۂ استعداد ہے جو بڑے بڑے موجد ہیں ان کی استعداد اور ہے۔ مثلاً جس نے ایٹم کی طاقت کا علم حاصل کیا (گو اب اسے غلط طرف لے گئے ہیں) اُس شخص کو خدا تعالےٰ نے اتنی ذہنی طاقت دی تھی کہ وہ اس میدان میں یہ چیز ایجاد کر لیتا۔ یہ ہر شخص کا کام نہیں تھا۔ لیکن یہ طاقت اور قوت اُس کو خدا تعالیٰ نے دی تھی۔ پس تقدیر کو جس معنی میں قرآن کریم استعمال کرتا ہے اس میں موٹی بات یہ ہے کہ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا میں تقدیر کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے اور یہ تقدیر خدا تعالیٰ کی عطا کردہ قوتوں کو ضائع نہیں کرتی کیونکہ وہ خود اُسی نے دی ہیں۔ البتہ ان قوتوں کی تعیین اور حد بندی اور اندازہ کر کے ان کو ایک دائرۂ استعداد کے اندر رکھ دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اور اُس دائرے کے اندر انسان کو اختیار ہے۔ ہر انسان ولایت کے اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچ سکتا۔ خدا تعالیٰ کا نیک بندہ اپنے دائرۂ استعداد میں خدا تعالیٰ کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے اور اسے پا بھی لیتا ہے۔ یہ تو درست ہے لیکن ہر انسان کا استعداد کا دائرہ ایک جیسا نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نوعِ انسانی میں سب سے زیادہ اور عظیم استعدادوں کے حامل بنا کر پیدا کئے گئے تھے جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام سے ہمیں پتہ لگتا ہے نہ آپ سے پہلے کسی ماں نے اتنی عظیم استعدادوں اور طاقتوں اور صلاحیتوں والا بچہ پیدا کیا اور نہ آئندہ پیدا کرے گی اسی وجہ سے قرآن عظیم جیسی کتاب آپ پر نازل ہوئی اور رحمۃ للعالمین کی حیثیت سے آپ دنیا کی طرف مبعوث کئے گئے۔ یہ آپ ہی کی استعداد تھی۔ اور اتنی عظیم استعداد کے مالک نے ہمیں یہ بھی کہا کہ

## دین العجائز اختیار کیا کرو

کیونکہ ایک گروہ ایسا ہے جو اس سے آگے نہیں بڑھ سکتا پس زیادہ گہرائیوں میں نہ جایا کرو جو تمہیں حکم ہے وہ کرو اور تمہاری استطاعت کے مطابق یعنی جتنی تم میں ثواب حاصل کرنے کی طاقت اور قوت ہے اس کے مطابق تمہیں ثواب مل جائے گا ورنہ اگر تم اپنی طاقت سے آگے جاؤ گے تو شیطان کے لئے رستے کھل جائیں گے۔ جیسا کہ اگر ایک شخص کے معدے کو اللہ تعالیٰ نے دو چھٹانک آٹا ہضم کرنے کی طاقت دی ہے اور وہ ایک سیر کھا لیتا ہے تو بدہضمی ہو جائے گی اور اگر کسی کے معدے کو آدھ سیر آٹا کھانے کی طاقت ہے جیسا کہ عام طور پر ہمارے زمینداروں کے معدوں کو یہ طاقت ہے تو اگر وہ دو چھٹانک کھائیں گے تو وہ کمزور ہو جائیں گے اگر وہ دو سیر کھالیں گے تو وہ بھی خرابی پیدا کرے گا اور بدہضمی ہو جائے گی۔ اسی طرح انسان کی ظاہری زندگی میں ہم ہزاروں مثالیں ایسی دے سکتے ہیں کہ انسان استعداد سے نہ ادھر ہو سکتا ہے نہ اُدھر ہو سکتا ہے لیکن استعداد کے اندر اس کو آزادی ہے۔ مثلاً اس کو یہ آزادی ہے کہ اس نے اپنی ذات کے متعلق غور کر کے، محاسبۂ نفس کر کے اور اپنی طبیعت اور فطرت اور عادات اور اپنے جسم کے مختلف حصوں کی طاقتوں کو مدِّنظر رکھ کر

## خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے

جو پروگرام بنایا ہے اس پر عمل کرے اور اپنی استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرے اس کو یہ آزادی حاصل ہے اور اسی کو ہم تقدیر کہتے ہیں یعنی انسان کو صاحبِ اختیار بنانا اور اسکو آزادی دینا یہ الٰہی تقدیر ہے۔ اسنے یہ چاہا کہ ایسا ہو فقدّرہٗ تقدیراً اگر اللہ نہ چاہتا تو انسان کبھی آزاد نہ ہوتا انسان کے بارے میں تقدیر اور اندازے کے متعلق قرآن کریم میں بیسیوں آیات ہیں۔ پہلے مجھے خیال آیا کہ میں ایسی تیس آیات منتخب کر کے انہیں اس خطبے کا حصہ بنا دوں لیکن پھر میں نے سوچا کہ پہلے میں اصولی بات ذہن نشین کرانے کی کوشش کروں اور اس کے بعد دوسری طرف آؤں۔ پس قرآن کریم ان آیات سے بھرا پڑا ہے جن سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ انسان کو اپنے عمل کی جزا ملے گی مثلاً ایک آیت یہ ہے کہ تم میں سے جو بھی اعمال صالحہ بجالائے گا مرد ہو یا عورت اس کو ان کے مطابق جزا ملے گی۔ میں نے بتایا ہے کہ قرآن کریم میں بیسیوں آیات ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان مجبور نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر جبر کا قانون لاگو نہیں ہے بلکہ اسکو صاحبِ اختیار بنایا گیا ہے اور اس کو آزادی دی گئی ہے لیکن اس کو ایک اندازے کے مطابق آزادی دی گئی ہے اور فقدّرہٗ تقدیراً میں اس کا اعلان کیا گیا ہے اور قرآن کریم ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے۔ تم میں سے کوئی شخص اپنی غفلتوں میں زندگی گزارتے ہوئے خدا تعالیٰ پر یہ الزام نہیں دھر سکتا کہ اس نے ہمیں پیار کیوں نہیں دیا حالانکہ ہم تو مستحق

صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق مہدی پر ایمان لے آئے تھے۔ تمہیں صرف یہ حکم تو نہیں دیا گیا تھا کہ ایمان لاؤ بلکہ تمہارے لئے اس دائرہ استعداد کے اندر جس میں تمہیں آزاد کیا گیا ہے ہزاروں راستے ایسے کھولے گئے تھے جن میں سے ہر راہ کو اختیار کرنے یا نہ کرنے میں تم آزاد تھے اور تمہیں کہا گیا تھا کہ اگر تم انکو اختیار کرو گے تو تمہیں ثواب مل جائے گا اور اگر تم ان کو اختیار نہیں کرو گے تو جس حد تک تم ان راہوں کو اختیار نہیں کرتے اس حد تک تم

## اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مستحق

نہیں ٹھہرو گے۔ اسی طرح ہزار ہا راستے تمہارے اوپر بند کئے گئے تھے اور کہا گیا تھا کہ یہ کام نہیں کرنے یہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی باتیں ہیں اگر ان ممنوعہ راہوں میں سے بعض راہوں کو تم اختیار کرو تو خدا تعالیٰ کا غضب تم پر آئے گا۔ لیکن یہ اسلئے نہیں کہ تم مجبور ہو بلکہ اسلئے کہ تمہیں آزادی دی گئی تھی کہ تم چاہو تو ان غلط راہوں کو جو خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کی طرف لے جانے والی ہیں اختیار کر لو۔ تم آزاد تھے۔ تم نے خود اپنے لئے جہنم کے سامان پیدا کر لئے لیکن اگر تم ہر غلط راہ سے بچو اور تقویٰ کی راہ کو اختیار کرو تو پھر نیکی کی راہیں تمہارے لئے آسان ہو جائیں گی۔

پس قضاء و قدر کا جو مسئلہ اسلام پیش کرتا ہے بلکہ وہ انسان کو صاحبِ اختیار بنانے کا مسئلہ ہے وہ انسان کو ایک دائرے کے اندر آزاد رکھنے کا مسئلہ ہے۔ وہ انسان کی

## دینی اور دنیوی ترقیات کی راہیں

کھولنے کا مسئلہ ہے یہ مسئلہ اتنا عظیم ہے کہ دنیا کا کوئی مذہب اسکے مقابلے میں نہیں ٹھہر سکتا، نہ عیسائیت، نہ یہودیت اور نہ کوئی اور مذہب اور نہ کوئی عقلِ انسانی کا تراشیدہ علم اس کے مقابلے میں ٹھہر سکتا ہے۔ جس جگہ عیسائیوں نے قضاء و قدر کی وجہ سے یہ اعتراض کیا کہ اسلام جبر کی تعلیم دیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے اس جگہ اسلام کی عظیم شان بیان کی اور اسلام کے حسن کو دنیا کے سامنے رکھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کے سمجھنے اور ہمیشہ اسے یاد رکھنے کی توفیق عطا کرے۔ کیونکہ انسان کو بعض دفعہ شیطان اس طرح بھی ورغلاتا ہے کہ انسان خود گناہ کرتا ہے لیکن کہتا ہے کہ کیا کریں۔ یہی تقدیر تھی اس لئے گناہ ہو گیا۔ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ مقدر نہیں کیا کہ تم گناہ کرو بلکہ خدا تعالیٰ نے تمہارے لئے یہ مقدر کیا ہے کہ چاہو تو گناہ کرو چاہو تو

## گناہ سے بچو

چاہو تو نیکیاں کرو اور چاہو تو نیکیاں کرنے سے انکار کرو اور جب تم اپنے اختیار سے نیکیاں کرو گے تو خدا تعالیٰ دوڑتا ہوا آئے گا اور تمہیں اپنے دامنِ رحمت میں لپیٹ لے گا ورنہ تم خود ذمہ دار ہو اور خدا تعالیٰ پر یا کسی انسان پر اس کا الزام نہیں دھرا جا سکتا۔ پس اپنی اس آزادی اور اس اختیار کی قدر کو پہچانو جو خدا تعالیٰ نے اپنی تقدیر اور قضاء و قدر میں تمہارے لئے مہیا کیا ہے اور خدا تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشاں رہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے اور ہمیں مقبول اعمال کی توفیق ملے اور وہ اپنی [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# جماعت احمدیہ کے پاک دل لوگ
اور
# نظامِ وصیت

ہر ایک سچے اور مخلص احمدی کو جو بالغ ہو چکا ہو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعائیں کرتے ہوئے فوراً نظام وصیت میں شامل ہو جانا چاہیئے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے متواتر توفیق مانگنی چاہیئے کہ وہ اسے موصی ہونے کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی طرف سے عملی اقدام اور ملکی کارروائی پہلے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے استعانت اور توفیق طلب کرنا اس کے بعد متواتر جاری رہنا چاہیئے۔

آیت کریمہ

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝

اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ایسا اقدام کرنے والا انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا کا مستحق ہوگا، جو حضور علیہ السلام نے موصیوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور کی۔ حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی ہے کہ

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یارب العٰلمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العٰلمین۔"

پس اے فرزندانِ احمدیت جنہوں نے ابھی تک نظام وصیت میں شامل ہونے کی سعادت حاصل نہیں کی۔ فوراً آگے بڑھیں اور مسیح پاک علیہ السلام کی ان دعاؤں کا مورد بننے کے لئے اس نظام میں شامل ہو جائیں۔

(صدر مجلس کارپرداز)

# ماہنامہ انصار اللہ

ماہنامہ انصار اللہ بابت ماہ احسان/جون ۱۳۴۶ہش/۱۹۶۷ء اپنی اصلی تاریخ یعنی ۸ جون کو حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ قارئین کرام کو یہ پرچہ مل گیا ہوگا اگر آپ کو پرچہ نہیں ملا تو مہربانی فرما کر اپنے اپنے مقامی ڈاکخانہ سے پتہ کیجئے اور اگر وہاں سے کوئی پتہ نہ چلے تو ہمیں تحریر کریں۔ ہم انشاء اللہ دوبارہ ارسال کر دیں گے۔ ماہنامہ انصار اللہ مجلس انصار اللہ کا ترجمان ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ پایہ کا تربیتی رسالہ ہے۔ احباب سے گذارش ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس رسالہ کی خریداری قبول کرنے کے لئے دوستوں کو تحریک فرماتے رہیں۔ مقامی عہدہ داران اور مجالس انصار اللہ کے قائدین اور نظام سلسلہ کے مقامی ذمہ دار عہدہ داروں سے بھی گذارش ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اپنے اپنے حلقوں میں ماہنامہ انصار اللہ کے نئے خریدار پیدا فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ــ ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ دس روپے مقرر ہے۔

(منیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

# ترقی کا راز

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ۳ر جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ میں وقف جدید کی اہمیت کے متعلق فرمایا:-

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے اور چاروں طرف رشد و اصلاح کا جال پھیلانا پڑے گا۔"

وقف جدید کو دیہاتی جماعتوں میں تربیتی اور تدریسی کام سرانجام دینے کے لئے جہاں اعلیٰ دماغی صلاحیت رکھنے والے مخلص واقفین زندگی کی شدید ضرورت ہے۔ وہاں احباب جماعت سے زیادہ سے زیادہ مالی اعانت کی بھی توقع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو "وقف جدید" کی نہایت ہی مبارک تحریک کے بارہ میں اپنے فرائض منصبی کو بطور احسن پورا کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ہمیں اپنے بیش از پیش عرفانی و دنیوی فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

# امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم

سال رواں کی دوسری سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲۵/۲۶ احسان/جون منعقد ہوگا۔ نصاب درج ذیل ہے:-

۱۔ ترجمہ قرآن کریم پارہ ۱۶ ربع چہارم
۲۔ پانچ منتخب احادیث مع تشریح
۳۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "توضیح مرام"

تمام زعماء/زعماء اعلیٰ سے گذارش ہے کہ وہ اس امتحان کی تیاری مکمل کروائیں اور زیادہ سے زیادہ اراکین کو شامل کرنے کی سعی فرمائیں۔ منتخب احادیث گذشتہ ماہ کے الفضل میں شائع کروا دی گئی ہیں۔ توضیح مرام الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# دعائے مغفرت

ضلع شیخوپورہ کے ایک نہایت ہی مخلص نوجوان بھائی مکرم محمد اسلم صاحب آف نارنگ منڈی کے والد محترم میاں مہر الدین صاحب جو جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ کے ایک نہایت ہی مخلص اور مخیر رکن تھے۔ ۳۰ مئی کو بدوملہی میں بعمر تقریباً ۷۵ سال قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے اور جماعتی کاموں میں پیش پیش حصہ لیا کرتے تھے۔ مخلوق خدا کی ہمدردی کا جذبہ آپ کے دل میں بہت تھا مرحوم نے خلافت ثانیہ میں ۱۹۲۹ء کے لگ بھگ بیعت کی تھی۔ آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ پانچ لڑکے اور لڑکی چھوڑے ہیں سب بچے سوائے سب سے چھوٹے بچے کے شادی شدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ نے اپنی اولاد کی بہت عمدہ تربیت کی جس کے نتیجہ میں سب بچے ماشاء اللہ نہایت مخلص۔ مخیر قربانی کرنے والے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور سب پسماندگان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محمد اسحاق صوفی عفی عنہ
(مربی انچارج ضلع شیخوپورہ)

**ہر ماہ باقاعدہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**ربوہ کے دوستوں کے لئے خوشخبری**

رحمت بازار میں سلطان احمد برف ڈیلر سے
۲۵ پیسے فی سیر برف حاصل کریں!
برف حاصل کرتے وقت سلطان احمد
برف ڈیلر کو یاد رکھیں۔ شکریہ۔

سلطان احمد برف ڈیلر رحمت بازار ربوہ

**ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان**

خریداران خالد و تشحیذ الاذہان
کی آگاہی کے لئے اعلان ہے کہ ماہ جون کا
"تشحیذ الاذہان" مورخہ ۲ جون کو اور "خالد"
مورخہ ۱۱ جون کو سپرد ڈاک کر دیئے گئے ہیں
جن خریداران کو ۲۰ جون تک نہ ملیں وہ خط
لکھ کر دوبارہ منگوا لیں۔
(مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

**الفضل** آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے اس میں اشتہار دیکر اپنے
کاروبار کو فروغ دیجئے اور اس طرح یہ آپ کا ادارہ سے تعاون بھی ہوگا۔ (مینیجر)

**مطب**

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ
کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف
رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے
تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے
احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ
حاصل کر سکتے ہیں۔

**حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان**
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون ۴۸۴۴

ماہنامہ **خالد** ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم
مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے۔
اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ
نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و
تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں۔ مجلس
خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب
کے لئے بھی "خالد" کا مطالعہ یقیناً بہت مفید
ہوگا۔ سالانہ قیمت دس روپے ہے۔
(مینیجر ماہنامہ "خالد" ربوہ)

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
**الائیڈ سائنٹیفک سٹورز** فون ۶۲۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے
غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے
دیں۔

سالانہ قیمت -/۵ روپے۔
(مینیجنگ ایڈیٹر)

**موسم گرما کا نیا سٹاک**

لون پرنٹ۔ وائل پرنٹ
لون سادہ رنگدار۔ وائل پاپلین رنگدار
لٹھہ۔ پاپلین۔ نیز شادی
بیاہ کے لئے زری کی کشمیری شالیں وغیرہ
لون کے کامدار کرتے۔ وائل کے کامدار کرتے
زنانہ و مردانہ شلواریں
کامدار اور پرنٹ قمیضیں ریڈی میڈ

**الفردوس** کلاتھ مرچنٹ
۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

اپنے بچوں میں صحیح اسلامی شعور پیدا کرنے
اور
انہیں دینی تعلیم سے روشناس کرانے کیلئے
ماہنامہ **تشحیذ الاذہان**
کی خریداری قبول فرمائیے
رسالہ کی سالانہ قیمت دس روپے ہے
(مینیجر تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
**گلوب ٹمبر کارپوریشن**
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیں!
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۲۲۰
رہائش ۶۲۹۳۰

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
**فرحت علی جیولرز** کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون نمبر: ۵۲۶۲۳

**لِکُلِّ دَآءٍ شِفَآءٌ**
(حدیث نبویؐ)
There is a CURE for
every disease.
you have only to search.
مفصل معلومات اور لٹریچر مفت
حاصل کریں۔
**کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی**
ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

**خورشید یونانی دواخانہ**
اور
حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A
**مطب**
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں!
مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۸

آپ کی اپنی
**احمدیہ ٹریول ایجنسی**
امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔
یونان۔ مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری
سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے سلسلہ
آج ہی رجوع فرمائیں!
★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل جلیبہ سٹریٹ
لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اقلیتی طلباء کے تقریری مقابلہ میں سوئم آنے والا طالب علم

## عرفان سوز احمدی نہیں پیدائشی مسیحی ہے

قومی اسمبلی کے غیر مسلم رُکن مسٹر بشیر طاہر نے اپنے ۹ر جون کے بیان میں جو ۱۰ر جون کے اخباروں میں شائع ہوا یہ بھی کہا تھا کہ:-

"اقلیتی طلباء کے کُل پاکستان تقریری مقابلہ میں سوئم آنے والا طالبعلم عرفان سوز ہے جو احمدی ہے۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ۱۰ر جون ۱۹۷۶ء صٖ)

ہمارے علم کے مطابق عرفان سوز سکنہ جہانگیر آباد شیخوپورہ گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ میں جماعت نہم (اے) کا طالب علم ہے اور پیدائشی مسیحی ہے۔ وہ محترم سوز ایوبی صاحب کا فرزند ہے جو سیالکوٹ میں نائب تحصیلدار ہیں اور مسیحی ہیں۔ وہ اقلیتی طلباء کے کُل پاکستان تقریری مقابلہ میں ایک مسیحی طالب علم کی حیثیت سے شریک ہُوا تھا۔

ہم حیران ہیں مسٹر بشیر طاہر نے اپنے بیان میں ایسا قبیح جھوٹ بول کر کس کی کیا خدمت کی ہے؟

# ضروری اعلان

ایک شخص مسمّی عبد الغفور ولد محمد موسیٰ قوم ارائیں ساکن سیّد والا ضلع شیخوپورہ نے کچھ سال پہلے اپنے شیعہ ہونے کا اعلان کیا تھا۔ معلوم ہُوا ہے کہ اب اپنے آپ کو احمدی ظاہر کرتا ہے احبابِ جماعت مطلع رہیں کہ اس کا جماعتِ احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں۔

(ناظر امور عامہ - ربوہ)

# اعلاناتِ نکاح

(۱) مؤرخہ ۹ر مئی ۱۹۷۶ء بعد از نماز عصر مسجد احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور میں محترم چوہدری غلام رسول صاحب صدر حلقہ گنج مغلپورہ نے عزیزم چوہدری نعمت اللہ صاحب گورایہ ایم۔ ایس سی فزکس لیکچرار ابن مکرم چوہدری رشید احمد صاحب گورایہ کا نکاح بعوض آٹھ ہزار روپیہ حق مہر عزیزہ بشریٰ صدیقہ صاحبہ گورایہ بی۔ اے بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گورایہ پرچیز آفیسر شیزان انٹرنیشنل کے ساتھ پڑھا۔

عزیزہ بشریٰ صدیقہ محترم چوہدری مولا بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعود آف چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا کی نواسی اور عزیزم نعمت اللہ صاحب مکرم چوہدری روشن دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام آف گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ کے نواسے ہیں۔

تمام احمدی بھائی بہنوں سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(نصرت جہاں صدر لجنہ اماء اللہ ججہ ضلع سیالکوٹ)

(۲) محترم ڈاکٹر محمد عبد القدیر صاحب قاضی احمد سندھ کی صاحبزادی عزیزہ امۃ اللہ خانم کا نکاح مؤرخہ ۱۱ر جون ۱۹۷۶ء کو ہمراہ عزیز داؤد احمد صاحب انور ابن مکرم چوہدری انور احمد صاحب انجینئر اظہار لمیٹڈ ٹیکسلا بعوض بیس ہزار روپے حق مہر مکرم مولوی حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے بعد نماز مغرب مسجد مہدی ربوہ میں پڑھا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔

(مستری حسن علی - گولبازار ربوہ)

# درخواستِ دُعاء

میرے بڑے بھائی برادرم ملک سلیم احمد صاحب ناصر کی اہلیہ صاحبہ جو کہ مکرم چوہدری عبد الرزاق صاحب مرحوم آف ملتان کی بیٹی ہیں پتے کا اپریشن نیویارک کے ہسپتال میں ہُوا ہے۔ اپریشن کامیاب رہا مگر خون کی بڑی مقدار کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے وہ از حد کمزور ہو گئی ہیں حتیٰ کہ ڈاکٹروں نے بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔

تمام احمدی احباب ان کی صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

کریم ظفر (ابن محترم مولوی ظہور حسین صاحب) از شکاگو - امریکہ


احمدی بھائیوں کی اپنی دُکان

**نیو پاک جیولرز**

۱۲ ذیلدار روڈ - اچھرہ - لاہور

فون: ۴۱۰۹۷۴

ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا

**واحد مرکز**

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کی

دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی و فیشنی کوکے ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر

میاں عظیم رحیم قادر اینڈ سنز



ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار کیل چیل پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

**ستارہ ٹمبر**

۵۳ فیروز پور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور

فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷


# تقریبِ شادی

بتاریخ ۱۶ر ہجرت ۱۳۵۵ھش میرے بیٹے عزیز منور احمد انور بی۔ اے کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ حمیدہ انور بنت ماسٹر محمد اسماعیل صاحب قریشی مرحوم بمقام بنت بلڈنگ لاہور عمل میں آئی۔ الحمد للہ۔ تقریب رخصتانہ کے موقع پر مکرمی ڈاکٹر [illegible] صاحب قریشی نے دعا کرائی۔ عزیز منور احمد کا نکاح ۱۸ر جولائی ۱۹۷۵ء کو مکرمی مولوی عبد الحق صاحب بھٹی نے احمدیہ مسجد میرپور خاص میں پڑھا تھا۔

بتاریخ ۲۰ر ہجرت ۱۳۵۵ھش دعوت ولیمہ عمل میں آئی جس میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔ اس موقعہ پر مکرمی جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی نائب امیر جماعت حیدرآباد ڈویژن نے دعا کرائی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

(شوکت حسین شاد مولوی فاضل آف قادیان حال میرپور خاص - سندھ)


خالص شہد — تازہ عرق

اور

عمدہ مربہ جات

نیز

اپنی جملہ طبی ضروریات

کیلئے

**دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ**

کو یاد رکھیں


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۳